سوال

(71) ''فلاں میرے جنازے میں شریک نہ ہو'' وصیت کا کیا حکم ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سوال کا پس منظر : ہماری فیملی میں دو گروپ ہیں ۔ دونوں ہم عقیدہ ہیں ۔ ان دونوں میں بڑھتی ہوئی رنجش ہے ۔ ان میں سے ایک بزرگ اپنی اولاد اور متاثرین سے کہتے ہیں ۔ مرجاؤں توفلاں شخص (جس کا تعلق مخالف گروہ سے ہے) نہ میرا جنازہ پڑھے ، پڑھائے اورنہ جنازہ کے ساتھ آئے ۔

سوال یہ ہے کہ آیا ایسی وصیت کرنا شرعاً درست ہے اوراس پر عمل کرنا ضروری ہوگا ۔ جب کہ اس کے بہت گھناؤنے اثرات کا ظہور بہت مخدوش بلکہ یقینی ہے ۔

نوٹ : یہ بھی وضاحت کردینی ضروری ہے کہ ان بزرگ کی اولاد میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہ منکر وصیت ہے کیونکہ اس سے خاندان مزید ابتری کی طرف مائل ہوگا اوراصلاح کی ممکنہ صورتیں معدوم ہوجائیں گی اوریہ کہ کسی کوایسی وصیت کرنی ہی نہیں چاہیے جس سے (بعد میں) لواحقین فتنہ کا شکار ہوں بلکہ بعد کی باتیں بعد والوں پر چھوڑ دینی چاہئیں تاکہ وہ وقت کی مناسبت اورنزاکت کو دیکھ کر معقول فیصلہ کرکے الجھاؤ سے بچ سکیں ۔

موت کا وقت معلوم نہیں لہٰذا استدعاء ہے کہ فی الفور اس کا جواب مع شرعی دلائل الاعتصام میں شائع فرماکر مشکور فرمائیں ۔ (ایک سائل ۔ لاہور) (۳۰اکتوبر ۱۹۹۲ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی بھی مسلم کے جنازہ میں شرکت چونکہ امورِ خیر میں سے ہے اس کے حصول کی شریعت نے متعدد نصوص میں تحضیض و ترغیب دلائی ہے کہ اس کارِ خیر کا فاعل اتنے اتنے اجر و ثواب کا مستحق ہوگا چونکہ یہ استحقاق بندہ کو اللہ کی طرف سے تفویض کردہ ہے ۔ لہٰذا دنیاوی کدورتوں و نزاعات کی بناء پر اس میں کسی کو رکاوٹ بننے کا کوئی اختیار نہیں ۔ موصی کی اس قسم کی وصیت کہ فلاں اورفلاں میرے جنازہ میں شریک نہ ہوں ،ناقابل عمل اوراپنے اختیارات کی حدود سے تجاوز کرنا ہے ۔ قرآن مجید میں ہے :

فَمَن خافَ مِن موصٍ جَنَفًا أَو إِثمًا فَأَصلَحَ بَينَهُم فَلا إِثمَ عَلَيهِ إِنَّ اللَّهَ غَفورٌ رَحيمٌ ‌ ﴿١٨٢﴾... سورة البقرة

''اگر کسی کو وصیت کرنے والے کی طرف سے (کسی وارث کی) طرفداری یا حق تلفی کا اندیشہ ہو تو اگر وہ (وصیت کو بدل کر) وارثوں میں صلح کرادے تو اس پر کچھ گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا (اور) رحم والا ہے ۔''

لہٰذا جملہ ورثاء اور عام مسلمان بلاتردّد مرحوم کی نمازِ جنازہ میں شرکت کے حقدار ہیں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:129

محدث فتویٰ